پیش لفظ

یہ مقالہ کل آٹھ ابواب اور اختتامیہ پر مشتمل ہے۔ان تمام ابواب کے ذریعے محمد حسن عسکری کی فنی، ادبی اور تنقیدی زندگی کے تقریباً تمام پہلوؤں کا احاطہ کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

باب اول محمد حسن عسکری کی سوانح اور شخصیت پر مشتمل ہے۔سوانح کی ذیل میں عسکری صاحب کی پیدائش، بچپن، تعلیم وتربیت، دلچسپیوں، رجحانات، حصول معاش کی کوشش اور عارضی ملازمت، قیامِ پاکستان کے تناظر میں مسلم لیگ اور مسلّم مفاد سے دلچسپی، پاکستان آمد، لاہور میں رہائش، مالی مشکلات کے حل کے لیے جدوجہد، کراچی میں اسلامیہ کالج میں ملازمت، شعبۂ تدریس سے والہانہ وابستگی، ذہنی سفر کے دونوں پہلو۔شخصیت کی ذیل بحیثیت بھائی، بیٹے، استاد اور دوست سب پہلوؤں کو مختصراً زیر بحث لایا گیا ہے کیونکہ عسکری صاحب ذاتی طور پر ان معاملات کو موضوع گفتگو بنانا پسند نہیں کرتے تھے دوسرے اس مقالہ کا مقصد ان کی ادبی سرگرمیوں کو زیر بحث لانا ہے۔

مقالہ کا دوسرا باب عسکری صاحب کی افسانہ نگاری کا ہے۔اس صنفِ ادب سے انہوں نے اپنے فنی سفر کا آغاز کیا تھا۔اس باب میں اردو افسانہ نگاری کی تاریخ، پریم چند کی افسانہ نگاری، ترقی پسند تحریک، رومانویت اور جدید افسانہ نگاری کو پیش نظر رکھتے ہوئے عسکری صاحب کے تمام افسانوں کا انفرادی جائزہ لیا گیا ہے اور ان کی مختلف خصوصیات مثلاً شعور کی رو، کرداروں کے نفسیاتی مطالعے کو بیان کیا گیا ہے۔مزید برآں عسکری صاحب اور ان کے معاصر افسانہ نگاروں کا تجزیاتی تقابل بھی اس میں شامل ہے اور عسکری صاحب کے افسانوں میں جدید ادب کے جو عناصر شامل ان کو بھی زیر بحث لایا گیا ہے۔

باب سوم محمد حسن عسکری کی کالم نگاری کے متعلق ہے۔اس باب میں کالم نگاری کی مختلف تعریفوں کو مدنظر رکھتے ہوئے عسکری صاحب کے ان کالموں کو جو ساقی میں ''جھلکیاں'' کے عنوان سے شائع ہوئے کا جائزہ لیا گیا ہے۔عسکری صاحب کے ان کالموں میں تنوع کا عنصر بہت نمایاں ہے۔یہ کالم مشرقی ادب، مغربی ادب، حالاتِ حاضرہ اور اپنے اردگرد کی سیاسی، سماجی، معاشرتی، معاشی صورتحال سب کا بخوبی احاطہ کرتے ہیں۔عسکری کی تنقیدی بصیرت کا واضح اظہار ان کالموں میں پایا جاتا ہے اور یہ ان کی صلاحیت کا ایک بین ثبوت ہے کہ ان کی نگاہِ دوربین معمولی سے معمولی واقعہ میں گہرا نکتہ تلاش کرنے کی خاصیت کی حامل ہے۔کالموں کا جائزہ جدید کالم نگاری کی خصوصیت کے حوالے سے بھی کیا گیا ہے تا کہ عسکری صاحب کے جدید ادبی شعور کو بھی زیر بحث لایا جاسکے۔

ترجمہ کی صنف کسی بھی ادب کی ترویج وترقی میں معاون ومددگار ثابت ہوتی ہے کیونکہ ترجمہ کا فن زندہ معاشرے میں ہی پنپتا ہے۔مقالہ کا چوتھا باب ترجمہ نگاری اور عسکری صاحب کے تراجم کے متعلق ہے۔اس باب میں اردو ترجمہ نگاری کی تاریخ بیان کی گئی ہے اور وہ تمام تراجم جو محمد حسن عسکری نے اردو زبان میں کیے، ان کا تفصیلی مطالعہ پیش کیا گیا ہے اور کوشش کی گئی ہے کہ عسکری صاحب کی ترجمہ نگاری کی اہم خصوصیات کو منظر عام پر لایا جاسکے۔ترجمہ نگاری کی ذیل میں عسکری صاحب کے تمام تراجم، جن میں چند اہم ناول بھی شامل ہیں، سب کو سامنے لانے کی مخلصانہ کوشش کی گئی ہے تا کہ انہوں نے اپنے ان ترجموں میں جو مختلف پہلو دکھائے ہیں ان کو قارئین کے سامنے عمدگی سے پیش کیا جاسکے۔یہ بات اہم ہے کہ عسکری صاحب نے مغربی ادب کے جتنے تراجم منتخب کیے ان میں متنوع ادبی تجربات کو فوقیت حاصل ہے۔

باب پنجم میں عسکری صاحب کی تنقیدی تحریروں کا تفصیلی جائزہ ہے۔تنقید محمد حسن عسکری کا خاص میدان ہے۔اپنے

وسیع النظر تنقیدی شعور کی بدولت انہوں نے اردو تنقید کو نئی وسعت عطا کی۔ تنقید نگاری کے اس باب میں عسکری کی تنقید میں مختلف النوع رجحانات کا جائزہ لیا گیا اور اردو تنقید نگاری کے پس منظر میں یہ بات واضح کرنے کی کوشش کی گئی کہ اردو تنقید میں اضافہ کے سلسلہ میں عسکری صاحب نے کیا کردار ادا کیا۔ ان کے تنقیدی نظام کو سمجھنے کے لیے تین مختلف حصوں میں اس باب کو منقسم کیا گیا۔ حصہ اول میں عسکری کے انسان اور آدمی کے نظریات کو موضوع بحث بنایا گیا، دوسرے حصہ میں ان کے فنی نظریات گی وضاحت کی گئی، اصنافِ ادب پر عملی اور نظری تنقید کو پیش نظر رکھتے ہوئے شعور ونثر کے بارے میں عسکری صاحب کے خیالات قلم بند کیے گئے اس جائزہ کے ساتھ کہ اردو ادب پر اس کے کیا اثرات مرتب ہوئے، تیسرے حصہ میں عسکری صاحب کے پاکستانی اور اسلامی ادب کی وضاحت کی گئی۔ ان کے نزدیک وہ ادب پاکستانیت کا حامل ہے جو پاکستان کے ہر حصے ہر طبقہ کی بھرپور عکاسی اور نمائندگی کرے۔

باب ششم عسکری صاحب کی خطوط نگاری کے متعلق ہے۔ خطوط کسی بھی شخصیت کے صحیح عکاس ہوتے ہیں۔ خطوط کی بدولت کسی فرد کی نہ صرف ذاتی زندگی بلکہ اس کے خاندان، دوستوں، شاگردوں وغیرہ کے تمام تعلقات سے آگہی ہوسکتی ہے۔ ''مخطوط محمد حسن عسکری (تعارف وتجزیہ)'' ان تمام باتوں کا احاطہ کرتا ہے۔ دراصل عسکری کے یہ خطوط اشاعت کے لیے نہیں لکھے گئے بلکہ یہ ان کے ذاتی رابطے کا سلسلہ تھے۔ تاہم ان کی وفات کے بعد یہ خطوط مختلف لوگوں نے شائع کروادیے۔ عسکری کے خطوط تین مجموعوں پر مشتمل ہیں ان تینوں مجموعوں میں ڈاکٹر آفتاب احمد، عبادت بریلوی، محمد حسن مثنیٰ، انتظار حسین، شمس الرحمان فاروقی کے علاوہ اور کئی افراد کے نام خطوط شامل ہیں۔ یہ تمام خطوط ان کی نجی اور عصری زندگی کے عکاس بھی ہیں اور ان میں بیشتر تنقیدی تصورات کی وضاحت بھی موجود ہے۔ خصوصاً شمس الرحمان فارقی کے نام خطوط میں ان کے ذہنی سفر کے دوسرے دور کے متعلق کئی معلومات موجود ہیں جن کا تجزیہ کر کے ان کی وضاحت کی گئی ہے۔

عسکری صاحب کے متفرقات پر مبنی باب ہفتم خاکہ نگاری، مُرتبہ کتب اور تبصرہ کتب کا احاطہ کرتا ہے۔ عسکری نے اپنی شخصیت کے برخلاف چند افراد کے خاکے لکھے اور ان خاکوں میں مروّجہ اصول سے انحراف کرتے ہوئے ان میں ایک نئی جدّت پیدا کی۔ خاکہ نگاری کی ذیل میں ان کی یہی جدّت زیرِ بحث ہے۔ مُرتبہ کتب میں عسکری صاحب کی ''میرا بہترین افسانہ''، ''میری بہترین نظم''، '' ساقی میر نمبر'' اور ''طلسم ہوش ربا'' کے انتخاب کے ذریعے محمد حسن عسکری نے عمدہ اور جدید ادب سے قارئین کے ذوق کو ابھارنے کا جو فریضہ انجام دیا، اس پر قلم اٹھایا گیا ہے۔ ساقی کے میر نمبر کے حوالے سے عسکری کے میر کے بارے میں خیالات پر تفصیلی بحث اس باب کا اہم حصہ ہے۔ تبصرہ نگاری کے حوالے سے یہ نکتہ مدنظر رکھا گیا ہے کہ عسکری صاحب نے جن کتابوں پر تبصرہ کیا، ان کتابوں اور عسکری صاحب کے تبصرہ کی خصوصیات نمایاں کی جاسکیں۔

مقالہ کا آخری باب ''محمد حسن عسکری۔۔۔ تصورِ روایت اور جدیدیت، تین حصوں پر مشتمل ہے۔ پہلے حصہ میں قدیم وجدید اور جدیدیت کے رجحان کے متعلق گفتگو کی گئی ہے، دوسرے حصہ میں عسکری کے تصورِ روایت اور اس پر کیے گئے مختلف اعتراضات کو موضوع بحث بنایا گیا ہے جبکہ باب کے آخری حصہ میں محمد حسن عسکری کی تحریر میں جدیدیت کے عناصر،

ان کے جدید ادبی شعور اور جدیدیت کے بارے میں اُن کے خیالات کو موضوعِ سخن بنایا گیا۔ روایت، جدید اور جدیدیت کا امتیازی فرق واضح کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

اختتامیہ میں عسکری صاحب کی تمام ادبی کاوشوں کا جائزہ لیتے ہوئے مختلف مشاہیر کی آرا شامل کی گئی ہیں اور اس کے ساتھ ہی دبستانِ عسکری سے تعلق رکھنے والے مصنفین کا ذکر بھی شامل ہے۔

مقالہ اس وقت تک مکمل نہیں ہوتا جب تک ان سب افراد کا شکریہ نہ ادا کیا جائے جنہوں نے دامے، درمے، قدمے، سخنے ان تمام مراحل میں میرا ساتھ دیا۔ میں ان سب کی خلوص دل سے مشکور ہوں۔

خصوصاً محمد حسن عسکری کے بھائی محمد حسن ثالث کا، جنہوں نے عسکری کی سوانح کے سلسلے میں معلومات فراہم کیں۔ محترمہ شیما مجید صاحبہ کا تعاون بھی قابل قدر رہے اور میں ان کی شکرگزار ہوں۔ جناب سہیل عمر صاحب بھی قابلِ تعریف ہیں کہ انہوں نے اپنی گونا گوں مصروفیات کے باوجود مواد کی فراہمی کے سلسلہ میں میری رہنمائی کی۔

خاص طور پر جناب ڈاکٹر سہیل احمد خان رحم اللہ کی بہت مشکور ہوں کہ انہوں نے بہ نفسِ نفیس ہر قدم پر رہنمائی کی بلکہ متعلقہ کتب کی فراہمی میں بھی تعاون کیا مزید برآں اپنی ذاتی کتب بھی عطا کیں۔

علاوہ ازیں محترم اساتذہ ناصر عباس نیر صاحب، ضیاء الحسن صاحب اور ڈاکٹر تحسین فراقی اور دوسری بہت سی محترم ہستیاں جن میں قابل قدر لائبریریوں کے سٹاف ممبران شامل ہیں، کی شکرگزار ہوں جن کے تعاون سے مجھے بیش بہا کتب سے استفادہ کا موقع ملا۔

اپنے مقالے کے نگران اور مہربان استاد ڈاکٹر محمد خان اشرف، جن کی توجہ کے بغیر مقالہ مکمل کرنا مشکل تھا، کی خصوصاً شکرگزار ہوں کہ انہوں نے اپنی محبت، شفقت اور مہربان ڈانٹ سے یہ تمام کام مکمل کروایا۔ ان کی قابلیت نے بار بار راہنمائی کی اور بہت سی مشکلات کو آسان کر دیا۔ ساتھ ہی ساتھ میں صدر شعبہ اردو ڈاکٹر سعادت سعید کی بھی شکرگزار ہوں جن کے تعاون سے بہت سے مراحل آسان ہوئے۔ آخر میں محمد حسن عسکری کے لیے دعائے خیر جن کی تصانیف کی بدولت اردو ادب سے دلچسپی میں اضافہ ہوا۔

صد شکر اس رحیم و کریم کا جس نے میرے لیے تمام مراحل کو آسان کیا اور یہ کام بحسن و خوبی پایہ تکمیل تک پہنچا۔

الحمد اللہ کثیراً

گورنمنٹ کالج یونیورسٹی، لاہور

انعم طاہر